حضرت زینب سلام اللہ علیہا راوی حدیث امام حُسین علیہ السّلام

<"xml encoding="UTF-8?>

حضرت زینب سلام اللہ علیہا راوی حدیث امام حُسین علیہ السّلام

پیغام رسانِ کربلاء، زینب کبری علیہاالسلام ، امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب اور فاطمہ زهرا علیهماالسلام کی بیٹی ہیں[1] ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی نواسی ہیں۔ آپ علیہاالسلام کی ولادت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی زندگی میں ہوئی۔ آپ علیہا السلام کی کنیت" امّ کلثوم"،" امّ عبداللّه "اور" امّ الحسن" ہے، لیکن اس مظلومہ کے لیے «امّ المصائب»، «امّ الرزایا» و «امّ النوائب»[2]جیسی کنیتیں بھی بیان کی گئی ہیں۔

آپ علیہاالسلام کے والد گرامی نے آپ علیہاالسلام کی شادی اپنے بھتیجے عبداللہ بن جعفر سے کر دی، جن سے علی، عون اکبر، عبّاس، محمّد اور امّ کلثوم جیسی اولادیں ہوئیں۔

آپ علیہاالسلام کا نام مبارک جبرئیل علیہ السلام کے ذریعے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے تجویز کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا:

"میں حاضر و غائب سب کو وصیت کرتا ہوں کہ اس بیٹی کی حرمت کا خیال رکھیں، یہ خدیجہ کبری علیہاالسلام کی مانند ہیں۔" [٣]

سید بن طاؤس لکھتے ہیں کہ جب امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے تو زینب علیہاالسلام نے فریاد بلند کی: «

يا مُحَمَّداه! صَلّى عَلَيکَ مَليکُ السَّماءِ هذا حُسَينٌ مُرَمَّلٌ بِالدِّماءِ مُنْقَطَعُ الاعْضاءِ وَ بَناتُکَ سَبايا، الیَ اللّهِ الْمُشْتَکى وَ اِلیَ مُحَمَّدٍ المُصطَفى وَ اِلى عَلىٍّ المُرْتَضى وَ الى فاطِمَةَ الزَهراء وَ الى حَمْزَةَ سَيّدِ الشُّهَداءِ! يا مُحَمَّداه! هذا حُسَينٌ ...»؛ [4] "

اے محمد(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم)! آسمان کے فرشتے آپ پر درود بھیجیں۔ یہ حسین (علیہ السلام) ہیں جو خون میں نہائے ہوئے ہیں، ان کے اعضا کٹے ہوئے ہیں، اور آپ(ع) کی بیٹیاں اسیر ہیں۔

میں اللہ، محمد مصطفی(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم)، علی مرتضیٰ(علیہ السّلام)، فاطمہ زہرا (علیہا السلام) اور حمزہ سیدالشہدا علیہ السلام کے حضور فریاد کرتی ہوں۔ اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم)! یہ حسین (علیہ السلام) ہیں!"

حضرت زینب علیہاالسلام امامت کے اسرار کی حامل تھیں۔ امام حسین علیہ السلام نے امام زین العابدین علیہ السلام کی شدید بیماری کے وقت انہیں کچھ وصیتیں فرمائیں، اور اس طرح آپ علیہا السلام امامت کی نیابت کے مقام پر فائز ہوئیں۔ [5]

شیخ صدوقؒ احمد بن ابراہیم سے دو سندوں کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ امام حسن عسکری علیہ السلام کی رحلت کے بعد حکیمہ بنت محمد علیہ السلام سے پوچھا گیا: "شیعہ کس کی طرف رجوع کریں؟"

تو انہوں نے فرمایا: " امّ ابی محمد علیہ السلام (حضرت زینب علیہا السلام) کی طرف۔

" پوچھا گیا: "کیا ایک عورت وصی ہو سکتی ہے؟" تو حکیمہ علیہا السلام نے جواب دیا: "امام حسین علیہ السلام

نے بھی اپنی بہن زینب بنت علی علیہا السلام کو وصی بنایا تھا۔" [6]
کربلا میں شہادت سالار شہیدان کے بعد حضرت زینب علیہا السلام کے کوفہ کے بازار، ابن زیاد کے دربار اور یزید کے محل میں دیے گئے خطبات اتنے پُرزور اور ہلا دینے والے تھے کہ سب کو حیرت میں ڈال دیا اور مسلمانوں کو غفلت کی نیند سے جگا دیا۔ آپ علیہا السلام نے اپنی ذمہ داری، یعنی اپنے نانا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے دین کو زندہ کرنا، بخوبی انجام دی۔
مورّخین اور اصحاب مقاتل نے نقل نےآپ علیہا السلام کے اقوال کو محفوظ کیا ہے۔ [7]
آپ علیہا السلام راتوں کو تہجّد اورعبادت میں گزارتی تھیں اور مسلسل قرآن کی تلاوت کرتی تھیں۔ 11ویں محرم کی رات، تمام تھکاوٹ اور مصیبتوں کے باوجود، آپ علیہا السلام عبادت میں مشغول رہیں۔
امام سجاد علیہ السلام فرماتے ہیں: يقول السجاد (عليه السلام): رأيت عمتي في تلك الليلة جالسة في صلاتها تصلي. "میں نے دیکھا کہ اس رات میری پھوپھی بیٹھ کر عبادت میں مصروف تھیں۔" [8]
آپ علیہا السلام کے سکینہ و وقار کا مقام خدیجہ کبری علیہا السلام جیسا، عصمت و حیاء میں فاطمہ زہراء علیہا السلام جیسی، فصاحت و بلاغت میں علی مرتضی علیہ السلام کی مانند، صبر و تحمل میں حسن مجتبی علیہ السلام کے برابر، اور شجاعت و بہادری میں سیدالشہداء علیہ السلام کے مثل تھی۔
ابن اثیر لکھتے ہیں: "زینب (علیہا السلام) عقل و دانائی کی مالک، مضبوط منطق رکھنے والی خاتون تھیں۔" [9]
آیت اللہ خوئی فرماتے ہیں: "زینب (علیہا السلام) اپنے بھائی حسین (علیہ السلام) کی اسلام کی حفاظت، خدا کی راہ میں جہاد اور اپنے نبی، سیدالمرسلین (صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلّم) کے دین (شریعت) کے دفاع میں ساتھی اور شریک تھیں۔
فصاحت و بلاغت میں ایسی تھیں گویا اپنے والد (امیرالمؤمنین علیہ السلام) کی زبان سے بول رہی ہوں۔ ثبات اور استقامت میں اپنے والد کی مانند تھیں۔ ظالموں اور جابروں کے سامنے سر نہیں جھکاتی تھیں اور خداوند سبحان کے سوا کسی سے نہیں ڈرتی تھیں۔ حق بات کرتی تھیں
اور سچی تھیں۔ تندوتیز واقعات انہیں نہیں ہلا سکتے تھے، اور زمانے کے طوفان و کڑک انہیں ختم نہیں کر سکتے تھے۔ یقیناً وہ حسین (علیہ السلام) کی بہن اور عقیدہ و جہاد میں ان کی شریک تھیں۔" [10]
شیخ ذبیح اللّٰہ محلاّتی لکھتے ہیں: "میرا عقیدہ یہ ہے کہ فاطمہ زہراء (علیہا السلام) کے بعد حضرت زینب (علیہا السلام) تمام اولین و آخرین عورتوں میں افضل ہیں، اور جو کوئی بھی اس مظلومہ کی زندگی کا مطالعہ کرے گا، وہ ضرور اس کی تصدیق کرے گا، کیونکہ یہ مخدّرہ جامع فضایل تکوینیہ اور تشریعیہ کےمالکہ تھیں۔" [11]
عمر رضا کحّالہ کہتے ہیں: "وہ ایک عظیم المرتبت سیّدہ تھیں، جنہیں اعلیٰ عقل، رائے، فصاحت و بلاغت حاصل تھی (ان کا کلام نہایت فصیح و بلیغ تھا)۔" [12]
فرید وجدی لکھتے ہیں: "زینب (علیہا السلام) بہترین خواتین، عظیم ترین برگزیدہ ہستیوں اور بلند مرتبہ ترین زنان میں سے تھیں۔" [13]
سیدمحسن امین فرماتے ہیں: "زینب (علیہا السلام) بہترین خواتین میں سے تھیں... ان کی زبان کی فصاحت اور کلام کی بلاغت، جیسا کہ کوفہ و شام کے خطبوں میں نظر آتی ہے، گویا وہ امیرالمؤمنین (علیہ السلام) کی زبان سے بول رہی ہوں۔" [14]
علاّمہ مامقانی انہیں «نساء حدیث» میں شمار کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "صدوق نے انہیں اپنی مشیخہ میں ذکر

کیا ہے، اور میں کہتا ہوں کہ «
زَيْنَبُ و ما زَيْنَبُ؟ وَ ما اَدريکَ ما زَيْنَبُ؟ هِیَ عَقيلَةُ بَنی هاشِمٍ وَ قَدْ حازَتْ مِنَ الصِّفاتِ الْحَميدَةِ ما لَمْ يُحزْها بَعْدَ اُمِّها أحَدٌ حَتی حَقَّ اَنْ يُقالَ هِیَ الصِدّيقَةُ الصُغْری، هِیَ فِی الْحِجابِ والْلِقّافِ مَزيدَةٌ لَمْ يَر شَخْصَها أحَدٌ مِنَ الرِّجالِ فی زَمانِ اَبيها وَ اَخَويها الاّ يَومَ طَفٍّ وَ هِیَ فِی الصَّبْرِ وَ الثَّباتِ وَ قُوَّةِ الايمانِ وَالتَّقوی وَحيدَةٌ وَ هِیَ فِی الْفَصاحَةِ وَ الْبَلاغَةِ کَاَنَّها تَفْرَغُ عَنْ لِسانِ أميرِالمؤمنين عليه السلام ...»؛ [15]
"زینب! زینب کون ہے؟ تم کیا جانو کہ زینب کون ہیں؟
وہ بنی ہاشم کی وہ عظیم خاتون ہیں جو پسندیدہ صفات میں سب سے بلند ہیں، اور ان پر صرف ان کی ماں ہی فخر کر سکتی ہیں۔ یہاں تک کہ اگر ہم انہیں 'صدیقہ صغریٰ' کہیں تو حق بہ جانب ہوگا۔ پردہ و حجاب میں ایسی تھیں کہ ان کے والد اور بھائیوں کے زمانے میں کسی مرد نے انہیں نہیں دیکھا، سوائے واقعہ کربلا کےدن۔ وہ صبر، ایمان کی مضبوطی اور تقویٰ میں بے مثال تھیں، اور فصاحت و بلاغت میں گویا امیرالمؤمنین (علیہ السّلام) کی زبان بولتی تھیں۔"
علاّمه مجلسی (رح)نے بھی اس ہستی سےحدیث نقل کی ہے۔ [16]
حضرت زینب (علیہا السّلام) کے اقوال اور اشعار جو امام حسین (علیہ السّلام) کے کلام اور حالات کے بارے میں ہیں، وہ بھی حدیث کی حیثیت رکھتے ہیں اور معصوم (علیہ السّلام) ہی سے منسوب سمجھے جاتے ہیں۔ [17]

حوالہ جات:

.[1] پايگاه حوزه، مجلات، بانوان شيعه شماره 3،زنان راوی امام حسين عليه السلام .[2] ذبيح اللّه محلاّتی، پيشين، ج 3، ص 46. .[3] همان، ج 3، ص 38
.[4] سيد بن طاووس، پيشين، ص 37. .[5] همان، ص 57
.[6] ابن بابويه، پيشين، ج 2، ص 501 و 507
.[7] ر. ک: ابن طيفور، پيشين، ص 20 / ذبيح اللّه محلاتی، پيشين، ج 3 / سيدمحسن امين، پيشين، ج 7 / سيد بن طاووس، پيشين، ص 63 و 79 / عبدالرّزاق مقرم، مقتل الحسين، چ پنجم، قم، بصيرتی، 1394، ج 2، ص 40 / محمّدباقر مجلسی، پيشين، ج 45
. [8] ذبيح اللّه محلاّتی، پيشين، ج 3، ص 62.
[9] ابن اثير، پيشين، ج 5، ص 469
[10] .ابوالقاسم خوئی، پيشين، ج 23، ص 191
[11] ذبيح اللّه محلاّتی، پيشين، ج 3، ص 40
[12] عمر رضا کحّاله، پيشين، ج 2، ص 91.
[13] محمّد فريد وجدی، دائرة المعارف القرن العشرين، بيروت، دارالفکر، 1399 ق (1979)، ج 4، ص 795.
[14] سيدمحسن امين، پيشين، ج 7، ص 137
[15] عبداللّه بن محمّد مامقانی، پيشين، ج 3، ص 79 من فصل «النساء»
[16] محمّدباقر مجلسی، پيشين، ج 36، ص 351. [17] ر. ک: ذبيح اللّه محلاّتی، پيشين، ج 3 / سيد بن طاووس، پيشين، ص 57.